نقشِ ثانی

از: رضوان اللہ

شمالی ہند میں خطۂ اودھ ایک تہذیبی شناخت رکھتا ہے لیکن اس شناخت کے آغاز، ارتقا، عروج اور زوال کے حدودِ زمانی کا قطعی تعین نہیں کیا جاسکتا تاہم وثوق کے ساتھ اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ نوابین اودھ کا دور جو ۱۳۴ برس پر محیط ہے اس تہذیب کے عروج کا دور تھا۔ اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں کوئی ایک درجن نوابین اودھ کے تختِ سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے۔ انھوں نے ادب نوازی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

ڈاکٹر زہرہ فاروقی (زہرہ خاتون) نے اودھ کا عمومی اور ادب نواز نوابین کے عہدِ زریں کا خصوصی مطالعہ کیا ہے اور اس بحرِ مواج سے جو گہر ہائے آبدار ان کے ہاتھ آئے ہیں انھیں دو تصنیفات کی صورت میں گوہر شناسانِ ادب کے سامنے پیش کیا ہے۔ پہلی تصنیف ''اودھ کے فارسی گوشعراء'' نے ۲۰۰۳ء میں شائع ہو کر دادِ تحسین حاصل کی اور اب ''نقشِ ثانی'' پیشِ ناظرین ہے۔ ان دونوں اشاعتوں کے درمیان ایک طویل وقفہ کی تاویل مصنفہ نے حرفِ آغاز کے زیرِ عنوان اپنی تحریر میں خود بیان کی ہے۔

اول الذکر تصنیف میں ایک سو شعراء کے تذکرے اور ان کے کلام کے نمونے شامل ہیں اور اس دوسری تصنیف میں مزید ایک سو شعراء کے احوال اور کلام کے نمونے شامل کیے گئے ہیں گویا اس دوسری کتاب کو پہلی کتاب کی تکمیلی شکل کہا جاسکتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے اس کو نقشِ ثانی کا عنوان دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس کو بھی اپنی پیشرو کی طرح مقبولیت حاصل ہوگی۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ ان کتابوں کو طالبانِ علم کے لیے ایک قابلِ اعتماد حوالے کی حیثیت حاصل ہے۔ عین ممکن ہے کہ اودھ کے اس دفینے میں ابھی کچھ اور لعل و گہر کسی فرہاد کے منتظر ہوں۔

''نقشِ ثانی'' میں نوابین اودھ کے سوانحی خاکے کی شمولیت اور علمائے اودھ کی دینی خدمات کے تذکرے نے اس کتاب کی اہمیت بہت بڑھادی ہے۔ آخر میں اس تصنیف کے مآخذ کے طور پر جن کتابوں کی فہرست ہے ان کی تعداد ۶۵ ہے۔ اردو میں ان کتابوں کے علاوہ حوالے کی بارہ کتابیں انگریزی میں ہیں ان کے علاوہ چند رسالے اور پندرہ مائیکروفلمز ہیں۔ سابقہ کتاب ''اودھ میں فارسی گوشعراء'' میں حوالے کی کتابوں کی فہرست میں تقریباً دوسو کتابیں شامل ہیں۔ چنانچہ ان دونوں تصنیفات میں شامل حوالے کی کتابوں کی یہ طویل فہرست تحقیقی مطالعہ کرنے والے اور تحقیق کے طلبہ کی خاصی رہنمائی کرسکتی ہے۔

مناسب ہوگا اگر ڈاکٹر زہرہ فاروقی اپنی تدریسی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر ان تذکروں کے فارسی میں ترجمہ پر بھی صرف کریں۔ اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو یہی کہ دنیائے فارس میں ان کتابوں کا اور

مصنفہ کا تعارف ہو جائے گا، دوسرا بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ شاید دنیائے فارس کو ہندوستان کے صرف ایک خطے میں اور وہ بھی ایک محدود زمانے میں فارسی زبان و ادب کی اتنی عمومیت اور مقبولیت پر حیرت ہوگی۔ حیرت تو آج ہندوستان میں بھی لوگوں کو ہونی چاہیے۔ اب دنیائے فارس ایران تک محدود نہیں رہی یہ افغانستان سے لے کر اطراف و اکناف کے کوئی نصف درجن ممالک پر سایہ فگن ہے۔ یورپ میں جا بجا اس کی نوآبادیاں نظر آ رہی ہیں۔ بیک وقت پھیلتی سمٹی دنیا کے آپسی لین دین میں بھی فارسی زبان کے اثرات پھیلتے ہوئے صاف نظر آ رہے ہیں، اس لیے مستقبل شناسوں کو اس راہ میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔

زیرِ نظر کتاب کتب فروشوں کے علاوہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ فارسی میں بھی دستیاب ہے۔